فتاویٰ رشیدیہ (کامل)

مبوّب بطرزِ جدید

حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

دارالاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی ۱

من قصد لزيارة قبور الانبياء والصلحاء ان يصلى عند قبورهم ويدعو عندها ويسئلهم الحوائج فهذا لا يجوز عند احد من علماء المسلمين فان العبادة وطلب الحوائج والاستعانة حق الله وحده انتهىٰ وقال البغوى فى المعالم يقال الاستعانة نوع تعبدو العبادة الطاعة مع التذلل والخضوع وسمى العبد عبد الذلته وانقياده يقال طريق معبد اى مذلل انتهىٰ (۱) وفى الحديث عن ابن عباس قال كنت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال يا غلام احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده تجاهک واذا سالت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله واعلم ان الامة لو اجتمعت على ان ينفعوک بشيئ لم ينفعوک الا بشيئ قد كتبه الله لک ولو اجتمعوا على ان يضروک بشئى لم بضروک الا بشى قد كتبه الله عليک رفعت الاقلام وجفت الصحف رواه احمد والترمذى كذا فى المشكوٰة . (۲) از ہدیۃ المکہ مؤلفہ مولانا نواب قطب الدین خاں صاحب مرحوم تلمیذ حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب علیہ الرحمۃ والغفران۔

انبیاء کے علم غیب کا قائل

(سوال) بعض لوگ انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب ماسوائے اللہ اس آیت سے جو سورۂ قل اوحی میں ہے۔ عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احداً الا من ارتضىٰ من رسول . (۳) الایہ . اس آیت سے ثابت کرتے ہیں اور دلیل اس آیت کو گردانتے ہیں

(۱) جو شخص زیارت کرنے قبور انبیاء وصلحاء کو اس نیت سے جاوے کہ وہاں جا کر ان کے پاس نماز پڑھوں گا اور دعا چاہوں گا اور اپنی حاجتیں مانگوں گا سو یہ تو کسی عالم اہل اسلام کے نزدیک جائز نہیں اس لئے کہ عبادت اور طلب حاجت اور استعانت صرف اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کا حق ہے اور امام بغویؒ نے معالم میں فرمایا ہے کہ استعانت ایک قسم کی عبادت ہے اور عبادت اطاعت ہے ساتھ عجز وانکسار کے اور بندہ کا نام بندہ اس واسطے رکھا ہے کہ اس میں ذلت اور انقیاد ہے چنانچہ عرب بولا کرتے ہیں طریق معبد ای مذلل انتہیٰ ۱۲۔

(۲) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تھا میں پیچھے رسول اللہ ﷺ کے ایک دن آپ نے فرمایا اے لڑکے یاد رکھ اللہ کو یاد رکھے گا تو اللہ کو پائے گا تو اس کو اپنے روبرو اور جب کبھی مدد چاہے تو اللہ ہی سے مدد چاہنا اور جان رکھ اس بات کو کہ بے شک اگر سب لوگ اکٹھے ہو جاویں اس بات پر کہ تجھ کو نفع پہنچائیں تو نفع نہ پہنچا سکیں گے تجھ کو کچھ مگر جتنا کہ لکھ دیا ہے اللہ نے تیرے واسطے اور اگر سب اکٹھے ہو جاویں اس بات پر کہ تجھ کو نقصان پہنچائیں تو نقصان نہ پہنچا سکیں گے تجھ کو مگر جتنا کہ لکھ دیا ہے اللہ نے تیرے واسطے اٹھائے گئے قلم اور سوکھ گئے کاغذ انتہیٰ ۱۲

(۳) عالم غیب ہے کہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں فرماتا مگر اسی کو جس پر راضی ہو رسولوں میں سے۔

مسلمانوں کو ایسا عقیدہ رکھنا درست ہے یا نہیں اور معتقد کافر ہوگا یا نہیں۔

(جواب) علم غیب میں تمام علماء کا عقیدہ اور مذہب یہ ہے کہ سوائے حق تعالیٰ کے اس کو کوئی نہیں جانتا۔ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو. خود حق تعالیٰ فرماتا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ ہی کے پاس علم غیب کی کنجیاں ہیں کہ کوئی نہیں جانتا اس کو سوائے اس کے پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صحیح ہے مگر ہاں جو بات کہ حق تعالیٰ اپنے کسی مقبول کو بذریعہ وحی یا کشف بتا دیوے وہ اس کو معلوم ہو جاتا ہے اور پھر وہ مقبول کسی کو خبر دے تو اس کو بھی معلوم ہو جاتا ہے جیسا کہ علم جنت اور دوزخ اور رضا و غیرھا کا حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بتلا دیا اور پھر انہوں نے امت کو خبر دی۔ چنانچہ اس آیت سورۂ جن سے معلوم ہوا سو حاصل آیت کا یہ ہے جس غیب امر کی خبر حق تعالیٰ اپنے مقبول کو دیوے تو اس کی خبر اس کو ہو جاتی ہے نہ یہ کہ تمام مغیبات حق تعالیٰ کے نبی کو کشف ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ معنی اس کے ہوویں کہ تمام علم غیب رسول کو معلوم ہو جاتا ہے تو دوسری آیت صاف اس کے خلاف کہہ رہی ہے قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ماشآء الله ولو کنت اعلم الغیب لا ستکثرت من الخیر وما مسنی السوء (ترجمہ) کہہ دے کہ میں نہیں مالک اپنے نفس کے واسطے کسی نفع اور کسی ضرر کا مگر جو خدائے تعالیٰ چاہے اور اگر میں غیب کو جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا اور کسی برائی مجھ کو نہ لگتی۔ پس صاف روشن ہو گیا کہ مغیبات آپ کو معلوم نہیں اپنا نفع اور ضرر بھی آپ کے اختیار میں نہیں تو یہ عقیدہ البتہ خلاف نص قرآن کے شرک ہوا خود دوسری آیت میں موجود ہے لا ادری مایفعل بی ولا بکم (ترجمہ) میں نہیں جانتا کہ کیا کیا جاوے گا میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ پس جب صاف ظاہر ہو گیا کہ رسول علیہ السلام کو ہرگز علم غیب نہیں مگر جس قدر اطلاع دی جاوے اور اس پر بہت آیات و احادیث شاہد ہیں تو خلاف اس کے عقیدہ کرنا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب غیب کو جانتے ہیں شرک قبیح جلی ہوگا معاذ اللہ حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسے عقیدۂ فاسدہ سے بچائے دیوے آمین۔ پس ایسے عقیدہ والا مشرک ہوا۔

یارسول اللہ پکارنا

(سوال) یارسول اللہ دور سے یا نزدیک قبر شریف سے پکارنا جائز ہے یا نہیں۔

(جواب) جب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب نہیں تو یارسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا اگر یہ عقیدہ

شان جب کبریا تعالیٰ اور اس کے رسول النبی ﷺ کا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

یارسول اللہ کا وظیفہ

(سوال) درود وظیفہ ان اشعار ذیل کا اگر کوئی کرے تو کیا حکم ہوگا جائز یا منع اور صغیرہ یا کبیرہ اور شرک کیا ہوگا۔ جیسے ورد یا رسول اللہ انظر حالنا . یا رسول اللہ اسمع قالنا اننی فی بحر ھم مغرق . خذیدی سھل لنا اشکالنا. یا یہ شعر قصیدہ بردہ کا ورد کرنا۔ یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ . سواک عند حلول الحادث العمم یا اور کوئی شعر یا نثر میں ورد اسماء مخلوق بطور وظیفہ کرنا۔

(جواب) ایسے کلمات کو نظم ہو یا نثر ورد کرنا مکروہ تنزیہی ہے کفر و فسق نہیں کیونکہ وجہ کفر کی غیر کو حاضر و متصرف جاننا ہے اور وجہ فسق کی احتمال فساد عقیدہ عوام اور اپنے اوپر تہمت شرک رکھنا ہے اور کراہت تنزیہی یہ کہ وفی الجملہ مشابہت استعانت غیر سے ہونے کی تھی گونیت نہیں جیسا قسم غیر اللہ تعالیٰ کی کو شرک حدیث میں فرمایا اور خود آپ نے ہی بعض اوقات غیر کی قسم کھائی تو اس کو عمداً صغیرہ پر حمل کیا ہے علماء نے اور سہواً معاف و مباح پس اس کو بھی ایسا ہی سمجھنا چاہئے یہ وہ جواب ہے جو بندہ نے شیئاً للہ کے جواب میں لکھا تھا۔ اور آپ کو شبہ ہوا تھا۔ فقط والسلام۔ ان صاحب کو فرمادو کہ ہر دو اسم کو پڑھے جاویں بندہ بھی دعا کرتا ہے اور سورۂ فاتحہ کو درمیان سنت و فرض فجر کے اکتالیس بار پڑھ لیا کریں حق تعالیٰ رحم فرماوے آمین فقط والسلام۔

علم غیب کا قائل ہونا

(سوال) حضور فرماتے ہیں کہ جو شخص علم غیب کا قائل ہو وہ کافر ہے حضرت جی آج کل تو بہت آدمی ہیں کہ نماز پڑھتے ہیں مگر رسول اللہ ﷺ کا میلاد میں حاضر رہنا حضرت علی کا ہر جگہ موجود ہونا دور کی آواز کا سننا مثل مولوی احمد رضا خان بریلوی کہ جنہوں نے رسالہ علم غیب لکھا ہے کہ نمازی اور عالم بھی ہیں کیا ایسے شخص کافر ہیں ایسوں کے پیچھے نماز پڑھنی اور محبت دوستی رکھنی کیسی ہے۔

(جواب) جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بے شک کافر ہے اس کی امامت اور اس سے میل جول محبت سب حرام ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سجدۂ قبور وغیرہ

(سوال) زید ایک عالم ہے اور اکثر احکام شرعیہ کو بجالاتا ہے اور کثر امور مستحب تک بھی ادا کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی کرتا ہے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ (۱) کی تسبیح بھی پڑھتا ہے یا سجدۂ قبور یا زندہ پیروں کو کرتا ہے یا مرغی بکری پیروں کی تعظیم کے واسطے ذبح کرتا ہے یا قبروں کا طواف کرتا ہے یا تعزیہ بناتا ہے اور اس پر عرضیاں چڑھاتا ہے یا وقت حاجت کے غیروں کی نذر مانتا ہے اور مدد چاہتا ہے اور یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ میں ان افعال کو اچھا اور موجب تقرب خدائے تعالیٰ کا اور باعث سعادت دارین کا جانتا ہوں اور حضرت شیخ کو حاضر و ناظر جانتا ہوں اور متصرف فی الامور اور مدد کرنے والا اور حاجت روا کرنے والا جانتا ہوں اور ہر وقت یہ خیال کرتا ہوں کہ جس وقت ان کو پکاروں گا وہ سن لیں گے اور میری حاجت روائی کریں گے بلکہ جو کوئی ان کو پکارتا ہے اس کی سنتے ہیں اور اس کی حاجت روائی کرسکتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد کرتا ہوں کہ یہ تصرف اور علم ان کا خدائے تعالیٰ کا دیا ہوا ہے آیا یہ شخص عنداللہ مومن ہے یا کافر اور اس کی کبھی رہائی ہوجاوے گی یا ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور کبھی نجات نہ پاوے گا اور دنیا میں ایسے شخص کے ساتھ معاملہ مسلمانوں کا سا کرنا چاہئے یا کافروں کا سا (یعنی نماز جنازہ اور دعا وغیرہ) اور بعضے ایسے شخص بھی ہیں کہ افعال مذکورہ تو کرتے ہیں مگر اعتقاد کو ظاہر نہیں کرتے یا تاویل کرتے ہیں اب التماس یہ ہے کہ جواب اس کا بطور قاعدہ کلیہ کے ایسا ارشاد فرمائیں کہ سارے اقسام کا حال معلوم ہوجاوے۔

(جواب) فریق اول اگر کوئی تاویل قابل التفات نہیں رکھتے تو کافر ہیں اور دوسرے فریق کے حرکات کی تاویل ممکن ہے لہٰذا فاسق ہیں نہ کافر اور کتاب تقویۃ الایمان میں اس کو مفصل لکھا ہے اس کا مطالعہ کرلو اس سے زیادہ کوئی نہیں لکھ سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

تعزیہ پرستی

(سوال) تعزیوں کے ساتھ بہ نیت تماشہ غیر اعتقاد سے جانا کیسا ہے اور اعتقاد سے جانا کیسا ہے۔ زید کہتا ہے کہ زیارۃ کرنا تعزیوں کا اچھا ہے جیسے خانہ کعبہ کا نقشہ لاتے ہیں اور اس کی

---

(۱) یا شیخ عبدالقادر جیلانی اللہ کے لئے کچھ دیجئے۔

الرحمین کہنا صریح لکھتے ہیں بہر حال یہ تاویل یا مثل اس کے کلام بزرگوں میں ضروری ہے اور جو کسی کی فہم میں معنی مراد نہ آویں تو سکوت کرنا چاہئے حجۃ ان کے کلام سے نہیں ہے حجۃ کلام اللہ وسنت مجتہدین کے اقوال سے ہے فقط۔

یا شیخ عبدالقادر جیلانی کا وظیفہ

(سوال) پڑھنا یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا بطور ورد یا برائے قضائے حاجات یا اس میں اثر جان کر یا شیخ کو متصرف عالم تصور کر کے ان سے اپنی حاجت طلب کرے تو یہ دونوں صورتیں کفر و شرک کی ہیں یا نہیں کیونکہ مناوی مستقل الاستعانت و مدد شیخ مذکور ٹھہریں گے اور حق سبحانہ وتعالیٰ واسطہ پڑھے گا اور اس کو اکثر علما کفر وشرک فرماتے ہیں۔ چنانچہ مولانا ع الحی صاحب مرحوم مجموعہ فتاویٰ میں فرماتے ہیں از یں چنیں وظیفہ احتراز لازم وواجب اولاً از یں جہت ایں وظیفہ متضمن شیئاً للہ ہست وبعض فقہاء از ہمچو لفظ کفر کردہ اند چنانچہ در درمختار می نویسد کذا قولہ شیئاً للہ قیل یکفر (۱) عبارت مذکورہ میں لفظ عام ہے عقیدہ حضور کی قید نہیں لہذا ان دونوں صورتوں میں کفر وشرک ہے یا ایک صورت میں اور دوسری صورت میں کسی قسم کا گناہ ہے اور لفظ یا حاضر کے واسطے بولا جاتا ہے یا حاضر وغیب دونوں کے واسطے۔

(جواب) اس کا ورد کرنا بندہ جائز نہیں جانتا اگرچہ شرک نہیں لیکن مشابہ شرک ہے اور بعض فعل مشابہ بشرک ہوتے ہیں اور صغیرہ ہوتے ہیں کہ شرک کلی مشکک ہے کہ اس کے افراد قلت و کثرت معصیت میں متفاوت ہیں مثلاً قسم بغیر اللہ تعالیٰ کو حدیث میں شرک فرمایا ہے معہذا وہ گناہ صغیرہ ہے پس ورد اس کا مشابہ بشرک ہے کہ غیر اللہ تعالیٰ سے طلب حاجت ہے مگر جو محض ان کلمات میں اثر جان کر پڑھتا ہے وہ کافر و مشرک نہ ہوگا اگرچہ معصیت سے خالی بھی نہ ہوگا اور جو شیخ قدس سرہٗ کو متصرف بالذات اور عالم غیب بذات خود جان کر پڑھے گا وہ مشرک ہے اور اس عقیدہ سے پڑھنا کہ شیخ کو حق تعالیٰ اطلاع کر دیتا ہے اور باذنہ تعالیٰ شیخ حاجت براری کر دیتے ہیں یہ بھی مشرک نہ ہوگا باقی مومن کی نسبت بدظن ہونا بھی معصیت ہے) اور جلدی سے کسی کو کافر مشرک بتا دینا بھی غیر مناسب ہے اور ایسے موہوم الفاظ کا پڑھنا بھی بے جا و معصیت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

(۱) ایسے وظیفہ سے پرہیز لازم واجب ہے اولاً کہ یہ وظیفہ شیئاً للہ کو شامل ہے بعض فقہاء ایسے لفظ کو کفر کہتے ہیں جیسا کہ در مختار میں لکھا ہے کہ اسی طرح شیئاً للہ کا کہنا کہ کہا جاتا ہے کہ اس سے کافر ہو جاتا ہے۔

وظیفہ یا خواجہ سلیمان

(سوال) ورد کرنا یا شیخ عبدالقادر و خواجہ سلیمان وغیرہ جائز ہے یا شرک۔

(جواب) ورد کرنا یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ وغیرہ حرام ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے ترجمہ ارشاد الطالبین میں لکھا ہے کہ آنکہ جہال میگونید کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاء للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی شیئاً للہ جائز نیست واگر روح حضرت شیخ را متصرف الامور اعتقادمی کند کفرے دیگر ست فی البحر الرائق۔(۱) من ظن ان المیت یتصرف في الامور دون الله واعتقد بذٰلک یکفر انتھٰی(۲)

طواف قبر

(سوال) جو افعال قبیحہ مثل نذر غیر اللہ یعنی گیارہویں وتوشہ وغیرہ وندائے غیر اللہ یعنی یا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ شیاء للہ وغیرہ وسجدہ وطواف قبر واستعانت غیر اللہ وتسمیہ غیر اللہ یعنی عبدالنبی وحلف غیر اللہ وشگون بد وغیرہ اگر فاعل کا عقیدہ شرک وکفر کا ہے کہ بالاستقلال حاضر وناظر عالم الغیب جان کر کرتا ہے تو مشرک اور اگر عقیدہ شرکیہ نہیں تو اس کے حق میں یہ افعال حرام وگناہ کبیرہ کے ہوں گے یا نہیں چنانچہ حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب علیہ الرحمۃ مأۃ مسائل میں درتحت امور ذیل فرماتے ہیں وبعض افعال اگر شرک حقیقی کہ کفرست نیستند لیکن مشابہ افعال مشرکان و بت پرستان اند از ان افعال ہم اجتناب واحتراز لازم چنانچہ مرد ماں روبروئے علماء وعظماء تقبیل زمین می کنندہ این افعال وآن کس کے راضی بایں فعل باشد ہر دو گنہگار می شوند کہ این فعل حرام وگناہ است الخ۔(۳)

(جواب) ان سب امور میں جیسا کہ مأۃ المسائل میں لکھا ہے وہی بندہ کی طرف سے جواب ہے۔ اس میں بندہ موافقت رکھتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) جاہل جو یہ کہتے ہیں کہ یا عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی جائز نہیں ہے اور اگر حضرت شیخ کی روح کو امور میں متصرف اعتقاد رکھے تو یہ دوسرا کفر ہے۔

(۲) بحر الرائق میں ہے کہ جس نے گمان کیا یہ کہ تحقیق مردے اختیار رکھتے ہیں کاموں میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اس پر اعتقاد کیا تو ہو جاوے گا۔ کافر (انتھی)

(۳) اور بعض افعال اگر چہ شرک حقیقی کہ کفر ہے نہیں ہیں لیکن مشرکوں اور بت پرستوں کے افعال کے مشابہ ہیں ان افعال سے بھی اجتناب و پرہیز لازم ہے جیسا کہ لوگ علماء اور بڑوں کے سامنے زمین کی تقبیل کرتے ہیں ان افعال کا کرنے والا اور وہ شخص جو اس فعل سے راضی ہوگا ہر دو گنہگار ہوتے ہیں کہ یہ فعل حرام اور گناہ ہے۔

رسول ﷺ کے علم غیب کا معتقد

(سوال) زید کہتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا کل علم غیب آنحضرت ﷺ کو عطا فرما دیا تھا اور اب بھی آپ مخلوق کے ہر ایک حال ظاہر و باطن خیر وشر سے بخوبی واقف ہیں۔ یہاں تک کہ مچھر کے پر ہلانے کا بھی آپ کو علم ہو جاتا ہے اور ہر ایک کی آواز خواہ وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں بذات خود سن لیتے ہیں پس یہ عقیدہ کیسا ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والا مذہب احناف اور کتب معتبرہ حنفیہ کی رو سے مسلمان رہا یا کافر مشرک ہو گیا۔

(جواب) جو شخص رسول اللہ ﷺ کے علم غیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفی کے نزدیک قطعاً مشرک وکافر ہے۔(۱) صاحب بحرالرائق کتاب النکاح میں صاف تحریر فرماتے ہیں کہ جو کوئی نکاح کا شاہدین اللہ اور رسول اللہ مقرر کرے اور اعتقاد یہ کرے کہ رسول اللہ ﷺ عالم غیب ہیں وہ یقیناً کافر ہے اور مشرک تو اسی کو کہتے ہیں کہ کسی مخلوق کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ کسی وصف ذاتی مثل علم کے اور قدرت کے یا عبادت کے شریک کرے کہ اس واسطے کہ اشراک فی الذات یعنی تعدد الٰہ کا قائل تو بہت ہی کم ہوا ہوگا شامی نے ردالمختار کی کتاب الارتداد میں صاف طور پر ایسے عقیدہ رکھنے والے کی تکفیر کی ہے اور یہ جو کہتے ہیں کہ علم الغیب بجمیع اشیاء آنحضرت ﷺ کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے سو محض باطل اور خرافات میں سے ہے رسول اللہ ﷺ کو محشر میں بھی بعض لوگوں میں قابل سقی ماء کوثر ہونے کا احتمال ہوگا اور باری تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا۔ انک لا تدری ما احد ثوا بعدک اخرج البخاری الحدیث .(۲) فقط

الجواب صحیح۔ اصاب المجیب عزیز الرحمٰن عفی عنہ وتوکل علی العزیز الرحمٰن مفتی مدرسہ عالیہ دیوبند۔ مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔

اصاب من اجاب محمد ریاض الدین عفی عنہ

ناظر حسن دیوبندی — بندہ محمود عفی عنہ — الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ

محمد ناظر حسن — الٰہی عاقبت محمود گردان — مدرس اول مدرسہ عالیہ دیوبند

خلیل احمد — مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔

---

(۱) ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے موضوعات کبیر میں تحریر فرمایا ہے جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا علم یکساں ہونے کا اعتقاد کیا اس کے کفر پر سب کا اجماع ہے۔

(۲) آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعتیں نکالیں۔ (بخاری)

الجواب صواب ہذا ہوالحق وماذا بعدالحق الا الضلال۔ الجواب صحیح محمد اسحاق
عبدالمومن مدرس مدرسہ میرٹھ۔ اسمہ　عفی عنہ مدرس مدرسہ میرٹھ۔
الجواب صحیح خاکسار۔　احمد حسن الحسینی
سراج احمد عفی عنہ میرٹھ۔ الامروہوی غفرلہ۔ اسمہ احمد۔
علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

ملفوظات

وظیفہ یا شیخ عبدالقادر اور طلباء کو وظائف کا پڑھنا۔ پانی کا بہت پینا اور ماش کی دال اور غلیظ اشیاء کا کھانا ذہن کی تیزی کا وظیفہ

(۱) علم دین کے برابر کوئی چیز نہیں۔ اگر کسی کو نصیب ہو جاوے جہاں تک ہو کوشش کر کے پڑھو سب وظائف درست ہیں مگر وظیفہ یا شیخ عبدالقادر کا بندہ اچھا نہیں جانتا۔ اس کو ترک کردو اور طالب علمی میں اگر وظائف پڑھو گے تو سبق کس طرح یاد ہوگا اگر پڑھنے کے واسطے اوراد کو موقوف کرو تو بہتر ہے بعد فراغت قدر ضروری علم کے شروع کر دینا اور ذہن وحافظہ جیسا خدائے تعالیٰ نے کسی کا بنا دیا بن گیا اب اس کی کشایش اس کے ہی اختیار میں ہے پانی کا بہت پینا اور ماش کی دال اور غلیظ اشیاء کا کھانا مضر ہے بندہ بھی آپ کو دعا میں شریک کرتا ہے اور ذہن کے واسطے سورۂ فاتحہ کو اکیس بار پانی پر دم کر کے پی لیا کرو فقط والسلام۔

شیئاً للہ کا پڑھنا

(۲) شیاءً للہ کا پڑھنا کسی وجہ سے جائز نہیں۔ اگر شیخ قدس سرہٗ کو عالم الغیب ومتصرف مستقل جان کر کہتا ہے تو خود شرک محض ہے **بقوله تعالیٰ وعند، مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو** (۱) **الاية** و دیگر نصوص **قال فی البزازیه وغیرها من الفتاویٰ من قال ان ارواح المشائخ حاضرة تعلم کفرو من ظن ان المیت یتصرف فی الا موردون الله**

(۱) اللہ تعالیٰ کے اس قول کی بناء پر کہ اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

الجواب صواب ہٰذا ہو الحق وماذا بعد الحق الا الضلال۔ الجواب صحیح محمد اسحاق
عبد المومن مدرس مدرسہ میرٹھ۔ اسمہ عفی عنہ مدرس مدرسہ میرٹھ۔
الجواب صحیح خاکسار۔ احمد حسن الحسینی
سراج احمد عفی عنہ میرٹھ۔ الامروہوی غفر لہ۔ اسمہ احمد۔

علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

ملفوظات

وظیفہ یا شیخ عبد القادر اور طلباء کو وظائف کا پڑھنا۔ پانی کا بہت پینا اور ماش کی دال اور غلیظ اشیاء کا کھانا ذہن کی تیزی کا وظیفہ

(۱) علم دین کے برابر کوئی چیز نہیں۔ اگر کسی کو نصیب ہو جاوے جہاں تک ہو کوشش کر کے پڑھو سب وظائف درست ہیں مگر وظیفہ یا شیخ عبد القادر کا بندہ اچھا نہیں جانتا۔ اس کو ترک کر دو اور طالب علمی میں اگر وظائف پڑھو گے تو سبق کس طرح یاد ہوگا اگر پڑھنے کے واسطے اوراد کو موقوف کرو تو بہتر ہے بعد فراغت قدر ضروری علم کے شروع کر دینا اور ذہن وحافظہ جیسا خدائے تعالیٰ نے کسی کا بنا دیا بن گیا اب اس کی کشایش اس کے ہی اختیار میں ہے پانی کا بہت پینا اور ماش کی دال اور غلیظ اشیاء کا کھانا مضر ہے بندہ بھی آپ کو دعا میں شریک کرتا ہے اور ذہن کے واسطے سورۂ فاتحہ کو اکیس بار پانی پر دم کر کے پی لیا کرو فقط والسلام۔

شیئاً للہ کا پڑھنا

(۲) شیاءً للہ کا پڑھنا کسی وجہ سے جائز نہیں۔ اگر شیخ قدس سرہٗ کو عالم الغیب ومتصرف مستقل جان کر کہتا ہے تو خود شرک محض ہے بقولہ تعالیٰ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو (۱) الاية و دیگر نصوص قال فی البزازیہ وغیرها من الفتاویٰ من قال ان ارواح المشائخ حاضرة تعلم کفر و من ظن ان المیت یتصرف فی الا موردون الله

(۱) اللہ تعالیٰ کے اس قول کی بناء پر کہ اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

واعتقد به كفر كذا في البحرا لرائق انتهى من مائة المسائل (۱) اور جو یہ عقیدہ موہم نہیں تو بھی جائز ہے کیونکہ اس صورت میں گو ندا شرک نہ ہو مگر مشابہ شرک ہے اور جو لفظ معنی شرک ہو اس کا بولنا بھی ناروا ہے **لقوله تعالىٰ . لا تقولوا راعنا وقولو انظرنا** (۲) اور **بقوله عليه السلام لا تقولو اماشاء الله وما شاء فلان ولكن قولو اما شاء الله ثم شاء فلان الحديث** (۳) حالانکہ صحابہؓ کی نیت میں کوئی معنی قبیح نہ تھے مگر بسبب مشابہت اور موہم معنی قبیح کے یہ الفاظ ممنوع ہو گئے پھر عوام اس سے ورطۂ شرک و گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں تفسیر عزیزی میں بیان وجوہ شرک میں لکھا ہے از انجملہ اند کسانیکہ در ذکر دیگراں را با خدا تعالیٰ ہمسری کنند۔ واز انجملہ اند کسانیکہ در دفع بلا دیگراں رامی خوانند و ہم چنیں در تحصیل منافع بدیگران رجوع می نمایند بالاستقلال وآنکہ توسل بآں دیگراں نمایند۔ (۴) پس ظاہر ہے کہ دعوت اس کلام کی داخل ہر دو قسم میں ہے کیونکہ غرض اس سے دفع بلاء وجلب منافع ہے یا مثلاً ذکر اللہ تعالیٰ اس سے تحصیل برکات وتقرب مقصود ہے یا بوجہ تبرک کے اس کو تکرار کرتے ہیں ہاں کسی کے توسل سے دعا کرانا درست ہے مگر یہ صورت توسل کی ہرگز نہیں بلکہ دعا واستعانت ہے۔ مجیب صاحب کو شبہ واقع ہوا کہ دعا کو توسل سمجھ گئے توسل کی صورت یہ ہے یا اللہ بجاہ شیخ عبدالقادر شیئاً للہ۔ نہ یہ کہ خود شیخ سے طلب کرے بصیغۂ دعا یا شیخ اعطنی شیئاً للہ توسل کس طرح ہو سکتا ہے معہذا لفظ شیئاً للہ کا موہم معنی شرک کو ہے کیونکہ اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے کہ کچھ حق تعالیٰ کو دو۔ اس واسطے کہ لفظ لام کا معطی لہٗ پر آتا ہے یہ معنی تو اشد شرک ہیں دوسرے معنی یہ ہیں کہ شیخ مجھ کو بوجہ اللہ تعالیٰ کے کچھ دو سو اس معنی میں اگر مستقل معطی شیخ کو جانتا ہے تو بھی شرک ہوا اور جو باذن اللہ معطی سمجھا تو اس کی توجیہ وہ ہے جو تفسیر عزیزی سے مجیب نے نقل کیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بعض اولیاء کو حق تعالیٰ آلہ تکمیل وارشاد خلق بناتا ہے کہ اس کے ذریعہ سے باذن اللہ مطالب برآمد ہوتے ہیں نہ کہ اولیاء خود

(۱) بزازیہ وغیرہ فتاویٰ کی کتابوں میں ہے کہ جس نے کہا کہ مشائخ کی ارواح حاضر ہیں اور وہ سب کچھ جانتی ہیں تو کافر ہو جائے گا اور جس نے یہ گمان کیا کہ میت اللہ کے سوا خود بھی امور میں متصرف ہے اور اس کا اعتقاد رکھے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ بحر الرائق میں اسی طرح ہے (مائۃ مسائل)۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وجہ کہ "راعنا نہ کہو بلکہ انظرنا کہو۔

(۳) نبی ﷺ کے اس ارشاد کی بناء پر کہ اس طرح نہ کہو کہ "اگر اللہ چاہے کہ فلاں چاہے" بلکہ اس طرح کہو کہ "اللہ چاہے پھر وہ چاہے۔" (حدیث)

(۴) منجملہ ان کے وہ لوگ ہیں جو ذکر میں دوسروں کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر بناتے ہیں اور منجملہ ان کے وہ لوگ ہیں جو بلا کے دفع کرنے کے لئے لوگوں کو پکارتے ہیں اور اسی طرح نفع کے حاصل کرتے ہیں دوسروں کی طرف مستقل رجوع کرتے ہیں نہ کہ وہ ان دوسروں کو ذریعہ قرار دیتے ہیں۔

متصرف و مستقل بنتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب وہ آلہ ٹھہرے تو اگرچہ بظاہر حاجت روائی تو بذریعہ آلہ ہوتی ہے مگر خود آلہ سے بھی دعا و استعانت طلب کرنا شرک ہے پس ایسی صورت میں متصرف حقیقی کو چھوڑ کر آلہ سے طلب کرنا بھی خالی از مشابہت شرک نہیں۔ ندا و دعا کرنا دوسری شے ہے کہ منادی کے علم و تصرف کو چاہتا ہے اور ذریعہ ہونا اور امر ہے کہ ذریعہ کا واسطہ اور مقبول ہونا بدرگاہ فیاض اس سے مستفاد ہوتا ہے شتان بینہما مثلاً نور بواسطہ شمس کے آتا ہے، مگر طلب نور شمس سے شرک ہے ندا کسی کو کرنا مبنی بر علم و تصرف منادی کے ہے پس اس عبارت عزیزی سے جواز ندا کا کیونکر مفہوم ہوا، غایت تعجب ہے کہ اگر گاہے اولیاء کو بطور کشف باذن اللہ تعالیٰ کچھ معلوم ہو جاوے تو اس سے ہر وقت باستقلال علم و تصرف کا ہونا کہاں سے لازم آتا ہے پس ایسی دعوت بہر حال یا شرک جلی یا خفی یا لغو مشابہت بشرک ہو کر حرام و ناجائز ہووے گی۔ کسی وجہ جواز کا شائبہ اس میں نہیں ہوسکتا۔ اب استدلالت مجیب کا حال سنو کہ پڑھنا اس کلام کا بطور توسل جائز فرماتے ہیں حالانکہ توسل کی کوئی صورت نہیں۔ کما مر اور شاہ ولی اللہ صاحب نے طریقہ بعض جیلانیہ کا بیان کیا ہے اس سے اجازت و مشروعیت کا فہم محض غفلت ہے اور تحکم ہے اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی عبارت کا مطلب خود واضح ہو گیا کہ ندا ہرگز جائز نہیں فرماتے بلکہ شرک لکھتے ہیں اور جو وہ فرماتے ہیں اس سے جواز ندا و طلب ہرگز مستفاد نہیں ہوسکتا۔ علیٰ ہذا تفسیر مظہری کا مطلب بھی یہی ہے کہ ندا اور استعانت اولیاء سے نہ حیات میں روا ہے نہ بعد موت اور جو صاحب خزینہ کی عبارت مجیب نے نقل کی ہے کہ **یا شیخ عبدالقادر فھو نداء و اذا اضیف الیہ شیئاللہ فھو طلب شیئ اکراماللہ تعالیٰ فما الموجب بحرمتہ.**(۱) جب تک اس کے سابق لاحق کا حال معلوم نہ ہو اس پر حکم نہیں ہوسکتا۔ سلمنا اگر اس کی مراد یہی ہے جو مجیب نقل کرتے ہیں تو فتویٰ اس کا مردود ہے نصوص قطعیہ و روایات فقہاء معتبرین سے جیسا کہ سابق لکھا گیا کہ ندا غیر اللہ بہر حال ناجائز ہے اور شیئاً للہ کے معنی موہم شرک ہیں اگرچہ نیت داعی کی قبیح معانی کی نہ ہوتا ہم درست نہیں یہ وجہ حرمت اس کلام کی ہے اگرچہ موجب حرمت مجیب صاحب کو معلوم نہ ہوا مگر نصوص و روایات سے ہم ثابت کر چکے۔ پس جو فتویٰ خلاف نصوص و روایات صحیحہ کے ہو وہ قطعاً مردود ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

(۱) یا شیخ عبدالقادر تو وہ نداء ہے اور جب اس کی طرف شیئاً للہ کی اضافت کی جائے تو وہ کسی چیز کا طلب کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے پاس اکرام ظاہر کرنے کے لئے تو حرمت کا موجب کیا ہے۔

پڑھنے والا اس جملہ کا تقریباً اور شہرت دینے والا اس کے جواز کا اعتقاداً آثم بلکہ مشرک ہے سند اس کی حجۃ اللہ البالغہ مولفہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی صفحہ ۲۱ میں موجود ہے۔ قال ومنها ای من مظان الشرک انهم كانوا يستعينون بغير الله فی حوائجهم من شفاء المريض وغناء الفقير وينذرون لهم يتوقعون انجاح مقاصدهم بتلك النذور ويتلون اسماء هم رجاء بركتها فاوجب الله عليهم ان يقولوا فی صلوتهم اياك نعبدو اياك نستعين وقال الله تعالىٰ فلا تدعوا مع الله احداً وليس المراد من الدعا العبادة كما قاله بعض المفسرين بل مراده الا ستعانة بقوله تعالىٰ بل اياه تدعون فيكشف ماتدعون (۱) اور قاضی ثناء اللہ صاحب نے بھی اس مضمون کو صراحۃً ارشاد الطالبین میں ذکر کیا ہے۔

مسئلہ: انچہ جہال میگویند یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی شیئاً للہ جائز نیست شرک وکفر است حق تعالیٰ می فرماید والذین تدعون من دون الله عباد امثالكم انتهى. (۲) اور اسی طرح شاہ عبدالعزیز صاحب کی تقریر بھی بعض حواشی میں صراحۃً اسی مضمون پر دال ہے۔ میگویند۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل کا پڑھنا وہ استعانت جو کفر ہے اس کی تصریح

(۳) تم اپنے مقصد کے واسطے حسبنا اللہ ونعم الوکیل پانچ سو بار پڑھا کرو خواہ ایک جلسہ میں خواہ متفرق جلسات میں کوئی قید اور کوئی پرہیز اس میں نہیں نہ وقت مقرر ہے فقط۔ مرزا حفظ اللہ بیگ صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند وہ استعانت جو کفر ہے وہ یہ ہے کہ تم میرا کام کر دو اور یہ کہ دعا کرو کہ میرا کام حق تعالیٰ کر دیوے کفر نہیں مگر جو منکر سماع ہیں وہ منع کرتے ہیں بسبب لغو ہونے کے اور عدم ثبوت کے سنت سے اور مجوزین جائز کہتے ہیں بسبب سماع کے ثبوت

---

(۱) اور فرمایا اور اسی سے یعنی شرک کے مواقع گمان میں سے یہ بھی ہے کہ وہ غیر اللہ سے اپنی حاجتوں میں جیسے مریض کی شفاء اور فقیر کے غناء کے لئے مدد مانگتے تھے اور ان کے لئے نذر مانتے تھے اور ان نذروں سے اپنے مقصد کے پورا ہونے کی امید رکھتے ــ اور ان کے ناموں کی تلاوت کرتے تھے اس کی برکت کی امید سے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر واجب کر دیا کہ اپنی نمازوں میں اس طرح کہیں کہ "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔" اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو" اور دعا سے مراد عبادت نہیں ہے جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا بلکہ اس سے مراد مدد مانگنا ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی بناء پر کہ "بلکہ تم اسی کو پکارتے ہو تو پھر وہ تم کو کھول دیتا ہے وہ چیز جو تم مانگتے ہو"

(۲) یہ جو نادان کہتا ہے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی شیئاً للہ جائز نہیں ہے شرک وکفر ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور جن لوگوں کو تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ تمہارے ہی جیسے بندے ہیں۔"

کے ان کے نزدیک اور ثبوت اس کی اصل کے پس یہ مسئلہ مختلف فیہا ہے۔ فقط

استحلال معصیت کی صراحت، عورت کا زینت کے ساتھ نکلنا۔

(۴) استحلال معصیت یہ ہے کہ اس کو مباح جانے لہذا خوف اس پر عذاب کا مطلقاً جائز ہے بلکہ جائز جانے نہ یہ کہ دل میں غیر جائز جان کر کچھ اندیشہ غالب نہ ہو یا اس قدر علم ہو کہ یہ فعل اچھا نہیں یہ بھی استحلال نہیں اور استحلال بھی اس معصیت کا کفر ہے کہ ثبوت معصیت کا نص قطعی الثبوت قطعی الدلالۃ سے ہو اور حرمت بھی اس کی بعینہ ہو نہ لغیرہ اور اگر ان قیود سے کوئی مرتفع ہو جاوے گی تو کفر نہ ہوگا لہذا اکم ایسے لوگ ہوویں گے جو کفر کے درجہ کو پہنچیں گے فقط اور زینت سے خروج جو ممنوع ہوا ہے تو رفع فتنہ کے واسطے ہے اگر فتنہ کا محل ہے تو ہر حال خروج ممنوع ہے خواہ باذن زوج ہو خواہ بالا اذن اور جو فتنہ کا محل واندیشہ نہیں تو ہر حال درست ہے اگر باذن ہے اور بدون اذن خروج درست نہیں بس اس پر ہی مدار جواز وعدم جواز کا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم والسلام۔

عیدین کے درمیان نکاح

(۵) درمیان عیدین کے نکاح کرنا سنت اور موجب برکت کا ہے رسول اللہ ﷺ کا نکاح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شوال میں ہوا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے عزیزوں کا نکاح شوال میں کراتی تھیں پس اس نکاح کو منحوس جاننا جہل وفسق ہے اور سنت رسول اللہ ﷺ سے مخالفت اور عداوت ہے ایسے اقوال سے توبہ کرنی چاہئے ورنہ فعل سنت کے برا جاننے سے کافر ہو جاوے گا اور ایسا قول سخت احمق جاہل بکتا ہے۔ عالم ایسی بات نہیں کہتا واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) سرور المحزون مولفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ملاحظہ ہو۔